127502 ـ خاوند نے کئی بار طلاق دے دی اور اس کے بھائی نے خفیہ طور پر شادی کر دی پھر اسے طلاق دینے پر مجبور کیا اور وہ پہلے خاوند کی طرف واپس چلی گئی

سوال

یہاں ناروے میں میری ایك سہیلی نے تیرہ برس قبل شادی کی اور اس کے تین بچے بھی ہیں، اس کا خاوند شادی کے وقت سے زنا کا عادی ہے، اور ایسا شخص ہے جسے حقوق زوجیت کا کوئی علم تك نہیں، وہ اسے زدکوب کرتا اور سب و شتم کے ساتھ گندے ترین کلمات بھی استعمال کرتا، لیکن وہ عورت صبر و تحمل سے کام لیتی کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالی اس کی اصلاح فرمائے، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا.
اس شخص نے اسے کئی بار طلاق دی حتی کہ اسے تو طلاق کتنی بار دی ہے وہ بھی علم نہیں رکھتی، لیکن اس کے گھر والے اپنے خاوند کو نہ چھوڑنے پر مجبور کرتے کیونکہ ان کے ہاں یہ بہت بڑا عیب ہے!
اور جس حرام میں ان کی بیٹی پڑی ہوئی ہے اسے وہ عار تك نہیں سمجھتے، نو برس کے بعد اس لڑکی کے لیے زندگی گزارنا مشکل ہوگئی، اور وہ آپس میں علیحدہ ہو گئے کیونکہ اس کے خاوند نے اس بار سب کے سامنے طلاق دی تھی، اس طرح وہ امر واقع میں پڑے یعنی خاندان والے اور انہوں نے طلاق قبول کر لی.
عدت ختم ہونے کے بعد اس کے چھوٹے بھائی نے خاندان والوں سے چھپ کر مکمل خفیہ طور پر اس لڑکی سے شادی کر لی، لیکن مشکل یہ پڑی کہ جیسے ہی پہلے خاوند کی اس کی شادی کا علم ہوا تو اس نے ایسا کچھ کیا جو پاگل و مجنون بھی نہیں کرتا. اس نے بڑی شدت کے ساتھ چھوٹے بھائی کو حکم دیا کہ وہ اسے جبری طلاق دے، لیکن دوسرا خاوند طلاق دینے پر موافق نہ تھا، لیکن اس کے ہاتھ میں کوئی حیلہ بھی نہ تھا، اس طرح پہلے خاوند نے یہاں ناروے میں موجود ایك مولانا صاحب کے سامنے یہ کہہ کر اس سے شادی کر لی کہ وہ ایك کنواری لڑکی سے شادی کر رہا ہے !
اور اس شادی میں لڑکی کا ماموں اس لڑکی کا وکیل تھا اب یہ لڑکی خون کے آنسو روتی ہے اور وہ اس خاوند کو نہیں چاہتی جس نے اتنے برس اس کی اتنی تذلیل و اہانت کی ہے اور اسے کسی بھی قسم کا کوئی حق تك نہیں دیا، وہ آپ جناب والا سے یہ دریافت کرتی ہے کہ:
اس شادی اور طلاق کا حکم کیا ہے ؟ برائے مہربانی ہمیں اس کے متعلق معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، وہ آپ کے جواب بڑی بے صبری سے انتظار کر رہی ہے، اور اس نے مجھے کہا کہ میری جانب سے میرا یہ خط کسی مولانا صاحب کو روانہ کروں اس لیے کہ وہ عربی نہیں جانتی.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم اس لڑکی کے خاندان اور گھر والوں کو اس ظلم کا ذمہ دار سمجھتے ہیں اور انہیں میں عیب تھا کہ وہ اپنی بیٹی پر ظلم و ستم دیکھ کر خاموش رہے، اور معاملات کو اس کے نصاب میں نہیں رہنے دیا، لگتا ہے اسی وجہ سے خاوند ان کی بیٹی پر مسلط ہوا.

خاندان والوں کے قبول کرنے ہی نہیں بلکہ بیٹی کو حرام میں زندگی گزارنے پر مجبور کرنے اور اس خاوند کے پاس واپس جانے پر مجبور کرنے کی بنا پر ہی یہ سب کچھ ہوا حالانکہ اس کے خاوند نے کئی بار طلاق بھی دی، جیسا کہ سوال میں بیان بھی ہوا ہے.

دوم:

رہا بیوی اور اس کے خاوند کے ساتھ تعلقات کے متعلق تو یہ معاملہ تفصیل طلب ہے، اور اس کے لیے جو اس معاملہ میں براہ راست لوگ ملوث ہیں ان سے تفصیل طلب کی جائیگی بلکہ ان ا فراد کو کسی اہل علم کے پاس خود بنفس نفیس جانا ہو گا، تا کہ اس لڑکی اور اس کے دونوں خاوندوں کے مابین جو کچھ ہوا وہ مکمل تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے.

لیکن یہاں ہم نے جو کچھ سوال سے اس کی حالت کے متعلق جو سمجھا ہے اس کے مطابق ہم کچھ احکام بیان کرتے ہیں جو ہو سکتا ہے اس پر لاگو ہوتے ہوں:

1 - وہ پہلا خاوند جس کے متعلق وہ عورت کہتی ہے کہ اس نے اسے کئی بار طلاق دی ہے، اور یہ عورت ہی جانتی ہے کہ اسے کتنی بار طلاق ہوئی، ہم کہتے ہیں:

اگر تو خاوند نے اسے دو بار طلاق دی تو یہ طلاق رجعی ہے اس میں خاوند رجوع کر سکتا ہے، لیکن اگر اس نے اسے تیسری طلاق دی - یا اس سے زائد - تو یہ طلاق بائن ہے جو اسے خاوند کے لیے اجنبی بنا کر اس کے لیے حرام کر دیتی ہے اس کے لیے حلال نہیں جب تك کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے، اور یہ نکاح صحیح اور نکاح رغبت ہونا چاہیے نکاح حلالہ نہ ہو.

2 - اس کی دوسری شادی کے متعلق سوال میں بیان ہوا ہے کہ " یہ شادی خاندان سے مکمل خفیہ طور پر ہوئی " اگر تو اس کا مقصد پہلے خاوند کا خاندان ہے تو پھر کوئی اشکال نہیں، لیکن اگر اس سے مراد لڑکی کا خاندان ہے تو پھر یہ نکاح باطل ہے، اور وہ اس سے اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی - اگر پہلے نے اسے تین طلاقیں دی تھیں - کیونکہ یہ نکاح ولی کے بغیر ہوا ہے.

3 ـ اور اگر لڑكى كے خاندان اور گھر والوں كو دوسرى شادى كا علم تھا، اور لڑكى كا ولى اس پر متفق تھا تو يہ نكاح صحيح ہے، الا يہ كہ اگر اس چھوٹے بھائى نے اس لڑكى سے شادى اس ليے كى كہ وہ اپنے پہلے خاوند كے ليے حلال ہو جائے تو يہ نكاح حلالہ ہوگا، اور يہ باطل ہے، اس سے وہ اپنے پہلے خاوند كے ليے حلال نہيں ہوگى.

4 ـ اگر تود وسرے خاوند نے اپنے بھائى كے جبر كرنے پر بيوى كو طلاق دى تو يہ طلاق واقع نہيں ہوگى، جبر كا معنى يہ ہے كہ اس كے بھائى نے طلاق نہ دينے كى صورت ميں جان سے مار دينے يا پھر شديد زدكوب كرنے كى دھمكى دى ہو.

ابو عمر بن عبد البر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جبرا طلاق ديے جانے كے مسئلہ ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے، چنانچہ امام مالك، امام شافعى اور ان دونوں كے اصحاب اور امام احمد اور داود كہتے ہيں كہ مكرہ كى طلاق لازم نہيں ہوگى، نہ تو يہ واقع ہوتى ہے اور نہ ہى يہ طلاق صحيح ہے.

ان كى دليل اللہ سبحانہ و تعالى كا يہ فرمان ہے:

مگر جسے مجبور كر ديا گيا ہو اور اس كا دل ايمان پر مطمئن ہو النحل (106).

چنانچہ يہاں زبان سے كفر كى نفى كى گئى ہے كہ جب انسان كا دل ايمان پر مطمئن ہو تو زبان سے كفر نہيں ہوگا، اسى طرح اگر وہ دل سے طلاق نہيں چاہتا، اور نہ ہى طلاق كا ارادہ و قصد اورنيت ہے تو طلاق بھى نہيں ہو گى.

عمر بن خطاب اور على بن ابى طالب اور ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہم سے مروى ہے كہ مكرہ كى طلاق كو لازم نہيں كيا جائيگا.

اسى طرح ابن عمر اور ابن زبير نے بھى يہى كہا ہے " انتہى مختصرا .

ديكھيں: الاستذكار (6 / 201 ـ 202).

سوال نمبر (99645) كے جواب ميں ہم بيان كر چكے ہيں كہ مكرہ يعنى جبر كى حالت ميں دى گئى طلاق واقع نہيں ہو گى، آپ اس كا مطالعہ كريں.

اگر تو معاملہ ايسے ہى ہے تو يہ چھوٹے بھائى كى ابھى بھى بيوى ہے، اور اس كے بڑے بھائى كا نئے نكاح سے شادى كرنا باطل ہے، كيونكہ اس نے ايسى عورت سے شادى كى ہے جو كسى دوسرے كى بيوى ہے اور اس كے نكاح ميں ہے.

5 - اور اگر طلاق جبری نہیں بلکہ صرف منت و سماجت اور اصرار کر کے حاصل ہوئی ہے، یا پھر چھوٹے بھائی کے لیے طلاق نہ دینا ممکن تھا، کہ اسے طلاق نہ دینے کی صورت میں کوئی ضرر و نقصان نہیں ہو سکتا تھا تو پھر طلاق واقع ہو گئی ہے.

6 - ہماری رائے کے مطابق اس نئے نکاح کے ساتھ اپنے پہلے خاوند کی طرف واپس جانا صحیح نہیں، کیونکہ یہ نکاح ولی کے بغیر ہوا ہے، اور ولی عصبہ شخص بن سکتا ہے، مثلا باپ یا بھائی یا پھر چچا، لیکن لڑکی کا ماموں ولی نہیں بن سکتا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قریبی عصبہ کے علاوہ کسی دوسرے کو ولایت حاصل نہیں مثلا ماں کی طرف سے بھائی، یا ماموں، یا ماں کا چچا یا نانے کا باپ وغیرہ ولی نہیں بن سکتے.

امام احمد رحمہ اللہ نے کئی ایك جگہ پر یہی بیان کیا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی قول یہی ہے، اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بھی ایك روایت یہی ہے "

دیکھیں: المغنی (7 / 13).

نکاح میں ولی کے متعلق تفصیلی کلام دیکھنے کے لیے آپ سوا ل نمبر (2127) کے جواب کا مطالعہ کریں.

پھر اگر وہ لڑکی اپنے پہلے خاوند کی طرف رضامندی کے بغیر واپس گئی ہے تویہ اس نکاح کے غیر صحیح ہونے کا ایك اور سبب ہے.

اور جب اس کے پہلے خاوند نے اسے پہلے سے تین طلاقیں دے دیں تو وہ اس کے لیے اس وقت تك حلال نہیں ہو سکتی جب تك وہ کسی دوسرے سے نکاح اور رغبت کے ساتھ نکاح نہ کرے، اور اس پہلے خاوند کے چھوٹے بھائی یعنی دیور سے نکاح اگر ولی کے بغیر ہوا ہے تو یہ نکاح صحیح نہیں تھا اس لیے وہ اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہی نہیں ہو سکتی.

7 - عقد نکاح کے وقت کذب بیانی کرنا جائز نہیں، کہ یہ بیان کیا جائے یہ عورت کنواری ہے، حالانکہ وہ ثیب تھی، لیکن جب خاوند کو حقیقت حال کا علم ہو تو یہ چیز عقد نکاح کے صحیح ہونے پر اثرانداز نہیں ہوگی.

بہت ساری تفصیلات اور احتمالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس معاملہ میں ہمارے لیے یہی کچھ بیان کرنا ممکن ہو سکا، اس لیے اس معاملہ کو کسی اہل علم کے سامنے پوری تفصیل کے ساتھ رکھنا ہوگا تا کہ وہ اس میں کوئی فیصلہ کر سکے.

والله اعلم.